

اپنی رُسوائی میں کیا چلتی ہے سعی یار ہی ہنگامہ آرا چاہیے
 منحصر مرنے پہ ہو جس کی اُمید ناامیدی اس کی دیکھا چاہیے
 غافل ان مہ طلعتوں کے واسطے چاہنے والا بھی اچھا چاہیے
 چاہتے ہیں خوب رویوں کو اسد آپ کی صورت تو دیکھا چاہیے

۱۔ شرح : دنیا میں صرف حسین اس امر کے حقدار ہیں کہ انھیں
 چاہا جائے۔ اتنا چاہا جائے، جو چاہنے کی آخری حد ہے۔ اگر خوش نصیبی سے
 وہ بھی چاہنے لگیں تو اس سے بڑی نعمت کوئی نہیں ہو سکتی۔

۲۔ لغات : کھینچنا : پیچھے ہٹنا۔ پرہیز کرنا، بچنا۔ مے کے ساتھ
 کھینچنا، میکشی کا ترجمہ ہے، جس کا مطلب شراب پینا ہے۔ یہاں مرزا نے کھینچنا
 شراب کے ساتھ استعمال کیا، لیکن پہلے مصرع سے واضح ہے کہ ان کا مقصود
 احتراز ہے۔

شرح : رندوں اور شراب نوشوں کی صحبت سے دُور ہی رہنا واجب
 ہے۔ وہاں باکر شراب پینے کے بجائے شراب سے پرہیز کرنا چاہیے۔

۳۔ لغات : سمجھنا : (پہلے مصرع میں) جاننا، خیال کرنا۔
 سمجھنا : (دوسرے مصرع میں) منرا دینا، مزہ چکھانا، بانہ پرس کرنا۔

شرح : اے محبوب! دل تیری چاہت کو ایک معمولی بات سمجھا
 تھا، یعنی اس کا خیال یہ تھا کہ یہ کوئی ایسا امر نہیں، جو مشکلات کا باعث بنے،
 لیکن ایک کارِ اہم کو معمولی بات سمجھ کر اس نے سنبھال لیا تھا، اب لازم ہے
 کہ اسے اس حماقت کا مزہ چکھایا جائے۔

۴۔ شرح : خواہہ حالی فرماتے ہیں :
 ”پھول کے کھلنے کو چاک گریباں سے تشبیہ دی جاتی ہے۔ کہتا ہے کہ